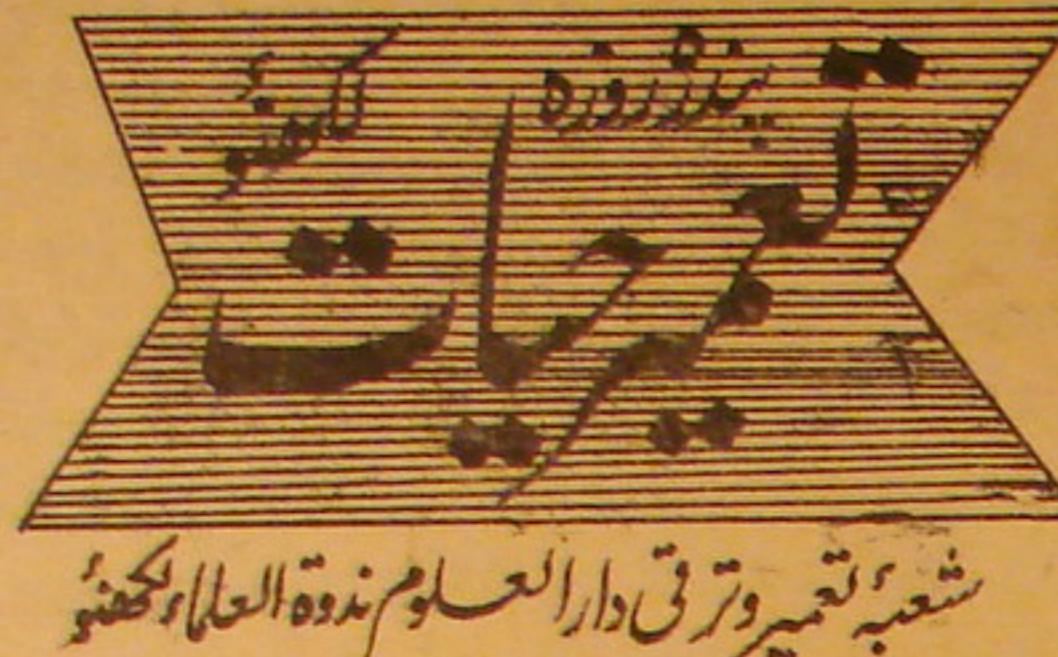


چندہ
سالانہ آٹھ روپے^۱
شماہی چار روپے
فی کاپی ۳۵ پیسے



بِسْ‌اللَّهِ‌ حَسَنَ‌ حَسِيدَمْ
شمارہ نمبر ۱۹

جلد نمبر

مناسبت مضمون

ایک دل میں فکر کی

سن عکید الاعظمی ندوی

لش
علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت کا کام اس زمانہ میں جتنا ترقی کر گیا ہے اس سے بیسے اس کا تصویر بھی مشکل تھا، بڑے بڑے مدارس اور یونیورسٹیاں جو مسلم فوجوں کی تبلیغ و تربیت کا اہتمام کرتی ہیں اس نیکے ہر بڑے شہر میں موجود ہیں، خود ہمارے لئے ملک میں دینی اور اسلامی اداروں اور مدارس کی کمی نہیں ہے، بلکہ بچ پرچھے نواس ملک کے مسلمانوں کی توجیہ علم و دین کے پیشہ نے اور اس کے دوسرے دوسری کے کاموں کی طرف بہت زیادہ ہے بھی وجہ ہے کہ ملک کے طول و عرض میں ہزاروں پھوٹے بڑے دینی اداروں اور مدرسیں کا انتظام مسلمان عوام ہی کی وجہ سے مکمل ہوتا ہے، ورنہ حکومت کی طرف سے ان کو یا تو ادا ملتی ہی یا نہیں یا بہت سختی ملتی ہے۔ اسی صورت حال کو پیش نظر رکھنے ہوئے ہیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ دن کی بقا و معاشرت اور دینی حقوق و مسلمات کے بچانے میں ان اداروں اور مدارس کا بہت بڑا کاروبار ہے، اگر آج یہ مدارس نہ ہوتے تو کوئی ایسی بعکس نہ ملتی جہاں علم اسلامیہ کو پناہ ملتی اور نہ بھی تعلیمات کی تزویج اور اسلامی نکر کے بغا و ترقی کی گنجائش ہوتی، بلاشبہ یہ دینی مدارس ہمارے ذمہ بھی تھے ہیں جہاں اسلامی تعلیمات اور علم و دین کو پڑھتے ہے محفوظ رکھنے کی ضمانت حاصل ہے، ان قلعوں کی حفاظت کرنا اور ان کو زمانے کے نام قتوں سے بعثت نظر کی جائیں اور مسلمانوں کے نہیں کی تبلیغ کا کوئی بندوبست نہ ہو گا، پھر اس کا بخاں بالکل ظاہر ہے۔

اس وقت ہمارے مدارس میں اور خاص کر مرکزی دینی اداروں میں کچھ ایسے شرپنہ عناصر بھی گھس آئے ہیں جن کو تبلیغ کے مقصد کے کوئی لگاؤ نہیں، اور جو انتہا درجہ احسان کہتری کا شکار ہیں، وہ مدارس کی پاک و مفات خفناک ہو ہر طرح کے شور اور نیک ہوئی ہے، رجحت پسندی کی علامت اور زندگی کے میدان سے بھاگنے کے مراد فراز دیتے ہیں، اپنی اپنی نسلی نکارے یہ مجموعہ ہوتا ہے کہ علم و دین ایس خرسود ہو چکے ہیں اور کارزاری اور جنگیں کی صلاحیت نہیں رکھتے لیکن وہ مختلف النوع خارجی دیاوا یا حالات کے پیش نظر ای کرنے پر بھروسہ ہیں کہ اپنا نام کسی دینی مدرسہ کے طالبیلوں کی فہرست میں نکھلائیں اور مدرسہ کی چہار دیواری میں قائم کریں، اگر ان کے ذہنوں پر باہر ہی دنیا پوری طرح مسلط رہی ہے

۱۳۸۹ھ
رمضان
۱۹۶۹ء
۱۰ اگست ۱۹۶۹ء
مطالب
بِسْ‌اللَّهِ‌ حَسَنَ‌ حَسِيدَمْ

جمادی الاولی ۱۳۸۹ھ
۱۰ اگست ۱۹۶۹ء

شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوہ العلماء بکھر

شمارہ نمبر ۱۹

مناسبت مضمون

نظم

اداریہ

یک دو ساعت صحبت با اہل دل

قت آفی نظریہ اور جدید تصور

زمانہ حال کے اصر اراء

شاہ ولی اللہ رح

فتھی مسائل

چاند کا سافر

دنیا وی ترقی

بر و شلم

کوائف دارالعلوم

فکر منزل ہے ہوش جادہ منزل مجھ

حضرت جگر مسراحد آبادی مردم

فلک منزل ہے نہ ہوش جادہ منزل مجھ
اب زبان بھی دے اداۓ شکر کے قابل مجھ
یوں ترپن کے دل نے ترپا یا سر محفل مجھ
اب کو صحر جاؤں بتاۓ جذبہ کامل مجھ
روکن کتی ہو تو پڑھکر روک لے منزل مجھ
جان دی کو حشرت مک میں ہوں مری تہمایاں
ہر اشارہ پر ہے بھر بھی گردن لستیم نخم
جا بھی اے ناش بکھاں کا سودا کیسا زیاں
میں ازال سے صبح محشرت فروزاں ہی رہتا
خون دل رگ میں حم کر رہ گیا اس دم سے
کیسا افطرہ کیسا دریا کسکا طوفان کیسی مونج
سچوں مک دے اس غیرت سوز محبت چونکدے
تو فر کر بیٹھا ہوں راہ شوق میں پائے طلب
دیکھنا ہے جذبہ بے تابی منزل مجھ
تو نسب نے کر دیا بے کاہ غما میں نجھے
اس نے سمجھا تو بہر صدیرت کسی قابل ہے
در و محرومی کسی احساس نا کامی سہی

یہ بھی کیا منتظر ہے بڑھتے ہیں نہستے ہیں قدم
تک رہا ہوں دور سے منزل کو میں منزل مجھ

یک دو کا عجت بے اہل دل

جلسہ حضرت احمد بن حنبل علی الحدیث
(تیر ہوئیے مجلس)

مرتبہ مولانا سید ابو الحسن علی صاحب ندوی

م. ذی القعده ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۶۹ء پختہ ندوی

جب ملک جب، پوچھ تو نکتہ بات اماں بانی
کا مکتب بخوبی حدود و فناۓ عالم کے بارے میں
مولانا ترمذی احمدی کے نام عزیز کیا گیا، پڑھا جامدعا
پیغمبر حضرت نے اس کا فارسی منع پڑھ کر سنایا، پھر حافظ
اس کو ایک نصیحت نام لکھ کر دیا، یہی میرا خدا نے
اس کا خاص مضمون یہ فناۓ عادات کو جادت بننے
و رسید طبیر الحسن صاحب کی طرف اس کو برخلاف بخوبی
ہماری اکثر عادات عادات بن گئی ایس جو خاد شا
اور بیرونی شور و تحفظ کے ادھر تھے میں، کسی کو
ہماری یہ بیش اور ہر زمانے میں متین ہے، ہمارا مقصد ہر جماد فتح ہے،
اور ہمارا میدان عمل بیش ہمارے سامنے ہے، جب تک ہم اس را پر چلتے رہیں
گے، اس مقصد کو پیش نظر کھیں گے، اس میدان میں کوہاڈ کرتے رہیں گے، اس
وقت تک دنیا ہماری قیادت تسلیم کرنے پر مجبور ہو گی، اور ہر حال میں وہ ہماری
تمباں اور فرورت مند ہو گی، لیکن جب ہم انی را راہ سے پل مرقد سے غافل ہو جائیں
جیسا مذکور ہے، جس کا نتیجہ ہے کہ ان کے ذمہ پر مذکور کوئی نہ کوئی پیغام برداشت
ہی خاندار کیوں نہ پوچھی اڑ نہیں ہوتا، اور وہ بڑی حد تک تاریخی حالات
کو بعض مبالغہ اور تسریع کرتے ہیں۔

متقبل سے ماں ہو کر ہم تحریکی فکر کا پیٹے اندر بھی گدستے، اور نہ قشدا اور توڑا
اور عصری یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلباء کی منگلاں پر درندگی ان کی نظر و
چھوڑ کی اس آخری حد تک پوچھنے کے لئے کس طرح ہمارا ضمیر تیار ہوتا ہے اب جو عمری
درندگاں ہیں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کا انتیاز ہے اور جس پر وہ خفر کرتے ہیں
وہی درگاہوں کے طلباء کے لئے خفر کرنے کی اگر کوئی پیغام برداشت کیے تو وہ
یہ ہے کہ وہ جس طرح تاریک صدیوں میں دنیا کو ایمان کی وشنی سے منور کر رہے
تھے اور بھلکے ہوئے اس اذن کو راہ راست پتار ہے تھا اسی طرح وہ آج کی
زیری یا فضیلہ اور علم و تعلیم کے باام عوذر پر پوچھنے ہوئے ان اనوں کے لئے ایک
شہزادی رکھتے ہیں اور اس پیام و دعوت کے علمبردار ہیں جس کی صورت درست
دنیا کا بڑا سے بڑا تھا، اور بڑی سے بڑی علمی و انسانی ترقی ختم نہیں کر سکتی، یہ وہ
ایدی پیام ہے جس سے انسانی معاشرہ کی حال میں مشتمل نہیں ہو سکتا اور جس کے
بنیان کے دل کی دنیا اذیتی اور اس کی زندگی کی راہیں تاریک ہیں۔
بینیان کے دل کی دنیا اذیتی اور اس کی زندگی کی راہیں تاریک ہیں۔
بینیان کے دل کی دنیا اذیتی اور اس کی زندگی کی راہیں تاریک ہیں۔
بینیان کے دل کی دنیا اذیتی اور اس کی زندگی کی راہیں تاریک ہیں۔

لیکن ہوں یہی کوئی ایسا مومن ساختا ہے جس سے وہ اپنے مقدمہ باری میں
کامیاب ہو سکے یا کسی حکم پر کوئی احوال کو بخاتمہ رکھنا سے ان سے فائدہ
املاک سے بیسی پوچتا، اور اپنی احسان کمتری کا انہیا خلف طریقوں سے کرنا شروع
کر دیتا ہے، بلکہ وہ اسی طبقہ کی طبقہ کی طبقہ کی طبقہ کی طبقہ کی طبقہ کی طبقہ
کو ختم کرتا ہے کہ جلد سے جلد وہ "رجت پذرا"، مادا جو کوئی پذرا میں بند کر دی جائے
اوہ زندہ ہب و اخلاص کی بند شلوار کو توڑ کر سیرت پذرا سوائی و بودیں لائے تاک
قدیم ماحصل کا جمود ختم ہو، زمانے کی ترقی سے فائدہ اٹھانے کی صفا میں بیسی پر شکر زندگی
پیدا ہو، اور عصری درس کا ہوں کے طلباء کی خصوصیات اس کی تطبیقی زندگی
میں بھی داخل ہو سکیں۔

یہ حقیقت براہ رپارے سامنے آرہی ہے، اور دن بدن اس کے تین نتائج
سے اہل مدارس کو دو چار ہم ناپڑ رہا ہے، لیکن اس موقع پر ہمیں صرف ایک طرز
الرام لگانے کے بجائے اس نکے اباب پر بھی خور کرنا جائیے، یعنی دیکھنا
چاہیے کہ حالات ایسے کیوں پیدا ہو رہے ہیں، ذہنی سطح کیوں اس قدر پست
ہو رہی ہے اور سوچنے پڑنے کی صلاحیت اتنی تیزی کے کیوں زدہ دل پڑ رہے ہے؟
اگر ہم ان سو الات پر خور کریں تو اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہیں کہ جو اسے آئے
گی کہ جا رے اہل مدارس اور دنیا اور دنیا میں ذہنی تربیت کی بڑی کمی ہے
ہمارے طلباء کے سامنے علی زندگی کا مفہوم تقریباً نیا ہے، وہ تاریخ میں
جن مذکور ہے اور سوچنے پڑتے یا نہیں ہیں، اس کا علی مذکور کوئی تدوین کیوں
نہیں دیکھتے، جس کا نتیجہ ہے کہ ان کے ذمہ پر مذکور کی تاریخ کا خواہ کہتی
ہی خاندار کیوں نہ پوچھی اڑ نہیں ہوتا، اور وہ بڑی حد تک تاریخی حالات
کو بعض مبالغہ اور تسریع کرتے ہیں۔

یہ احسان کمتری پر تصور کریں کہ حضرت
متقبل سے ایسا کہی، حال سے بدگانی، اور ماضی سے بے خبری اور اس سے عدم
دیکھی کا نتیجہ ہے، اگر ہمارا ماضی جوہر حیثیت سے تاذراہے ہمارے پیش نظر موت
اور اس کو علم دینی کی حیثیت دیتے اور اس کو قابل قبول نہ کرے
جس کو پڑھ کر وہ اپنی صبح تھا عالی پر اسکل را کہ کوئی نہ کوئی پیغام برداشت
کے مذکور کوئی نہ کوئی
جس کو پڑھ کر وہ اپنی صبح تھا عالی پر اسکل را کہ کوئی نہ کوئی نہ کوئی نہ کوئی نہ کوئی
اعتماد یقین کے سامنے سنبھال سکتے ہیں اور سر زمانے میں ان سے مدد کر کے کیلے
اپنے مدارس کیلئے اب کا سچا پہنچا ہے اور ہم اپنی اب کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

کہا کہ اپنے تاج الدین بابا کے جو صفات بیان کرئے
پس کر زبان سے کچھ نکلا اور ادھر ہو گی، جس کی طرف
اشادہ کر دیا اس کا نام جو گیا ہے، یہ تدریں مل الشرفة
کی صفت ہے۔

اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ
مشیقات بتاتے ہیں کی جس کا ارادہ کر کے تو کہہ دیتا
لکھ کر، فیکر کرنے کے بعد جو جانی ہے پاک
فبحاث الذی

بیدار ملکوت
بکل مشی والیہ
کے پاس وہ کہ جانا ہے۔

ستودیوں ۵۱

اور جس کی طرح تالا ہے وہ بیرسٹ گھروز بخوبی ملاد
صلی اللہ علی وسلم کی اطلاع کے مطابق ازوں اعلان
ہوتا ہے لیکن وہی وقت میں فتحت کا تقدیر

ہے اس کے بعد یہی مجموعہ پڑھ کر خوش تھمت اور بد تھمت
کون پوسکا ہے کہ اس کی طرف سے بیل و عطا کا اعلان

ہوتا ہے اور رہنمائی کا اعلان ہے اس کا اعلان
میر گھری نیدستا ہوں یہ اگر اسی طریقے سے
کے بیان آئے تو اسی ہڈی ملک کے طاعون،
معکوم ہے میں نے حیدر آباد کے طاعون،
انفلوکٹرا اور موسیلی مذی کے سیلاب کے منتقل

یہی کہا تھا کہ یہ حالات اور مصائب چونکا ہے
اور آنکھ کھو لئے کے لئے آئے ہیں، میں نے اسی

لیکن اس ضمیح آڈاک کو سنتے کے لئے خاص حادثہ اور
خاص کائن درکار تھا، میں طرز ایک لکھ کی آڈا
دو سکر کیں بننے کے لئے ایک مخصوص ضروری
(ریڈیوٹ) آئی مزیدات ہے جس کے پاس وہ مدد و قو

ہے اور وہ اس کا استعمال کا طریقہ جانتا ہے وہ بھاول
یہ بھاول آڑاچی کی آواز سننا ہے اور جو اس سے

خون ہے وہ اس سے بے بروہ رہتا ہے، اسے بھی
یہ آزاد مخصوص نہیں تھا، بترے اسی لیکاریہ
لیکن یا ولینا اس کا سکنا فی عقلہ من

ہذا بدل سکنا ظاہریں، یا لکھ کی آڑاچی
ہے اس سے خافل رہے، ہم ہی تصورواریں)

سونہ لیتیں میں قہاکے تین پیشام پہنچانے

والوں کا جو ذکر ہے اس کو پڑھئے:
فرمایا کر درج کا اپنے تلقن والوں سے بڑا
تلقن رہتا ہے، یہ بات بہت دلیلوں سے

ثابت ہے تے قال یا لیت فتو ف
یعلیسوں بہما غفو فی ربی وجعلعن
من المکرمین۔“ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے
اب وہ قرآن مجید کے مدد و فیضے نے ظاہر

ہوتا ہے، پس آوازی قبرستانوں نے آتی
ہیں، انکھیں بند کرنے کی عالت میں (مرقبی)
تخفیل آہ از آق ہے لیکن قرآن مجید کے ذریعے
مستند اور ناقابل انکار طریقہ پر آوازی آتی

ہیں اور حقائق کا عمل ہوتا ہے، کیسے کیسے سندیافت
اور جو زلگانے کے خوب فرمایا ہے۔

برسر فریکر رفتہ و گفتہ چونی
لھفت احوال پر پرسی چوتھی دانی
گرازد الْفَقَهُ الْمُوتُ بِخَيْرٍ تَرَا
تو کر بیہوش دریں ہلکم سرگردان

آناہمارے لئے بستگنی کا باعث ہوا، انھوں
نے جواب دیا کہ تمہارے اعمال سب سے بڑا
کر بہتر گئی کا باعث ہیں، ”قالوا طاش کو
معکوم“ میں نے حیدر آباد کے طاعون،
انفلوکٹرا اور موسیلی مذی کے سیلاب کے منتقل

یہی کہا تھا کہ یہ حالات اور مصائب چونکا ہے
اور آنکھ کھو لئے کے لئے آئے ہیں، میں نے اسی

وقت کہا تھا کہ آڈاک رہمت ہے تو کہہ
ہارسٹی کے خلاصی مزکوں میں اڈاٹ گرجاگھروں میں خصوصی
اور امر بکہ، پورپ اور دسمے اکٹر لکھوں کے
کھر جادوں میں عموماً ہم کی کامیابی کے لئے اور
خلابازوں کی بیزیت سے واپسی کے لئے وہ عالمی
کی گئی۔

سکھی ہوئی حالت میں ہی اور اس کے بعد پھیلنا
دوسری بات بھی جد زین مطابقہ کائنات
کے ڈھانچے کے عین مطابق ثابت ہوئی ہے، تھیم
اولاد اتنا کم ہے کہ حقوڑا کی سی جگہ میں اس کو دیوار
سمیٹا جاسکت ہے۔

جب پہنچے دیسی کے دلت جانہ گاڑی کے ایک
صحیح طور پر اسے اور چاہد گاڑی تو کامیابی سے بڑا
کی تو ایمیلر ان کے مدد سے بیساخ-کھلڑا یا خدا کیسی
صین یہ داشتہ: ”بڑا کاہل میں اترنے سے چند میٹ پہلے

میں اور سڑاگ نے زمیں پرستے والوں کو جو سیام سپتیا
اسی میں کہا تھا: ”ساری شدرا کامیابی میں خدا کی مدد
شامل ہمال ہے،“ بیشکر اڑلے وقت میں خدا کیا ہاں
اللہ کے دھکیل کر بھوپنچا دیا، اللہ کے بندے

لے دو تو حضرت نے اس تفضل کے ساتھ سالہ بمال پیٹے میری اپنی حادری کے بونے پر سایا تھا، میر فاؤنڈیشن کی حضرت اس کا اعادہ فرمادیں، لیکن اسی محفل کے مدد و فیضے کے مدد و فیضے کے مدد و فیضے میں اسی کو قلم بند کر دیں، آئیں یہ تباہی جو ہی، حضرت نے میری حضرت اخرا رک کے مزایک کتاب تجربہ میں بہت سے بیالے
حافتہ پر مدد دو اکابر میان وہ اسی تفضل کے ساتھ قلع کر دیا، یہ بیالے پر میں بھروسہ اور کمی مرتکوں پر اس کو نقل کر چکھا ہوں۔

لے کاں میں میری قدم اکابر کی اڑیں سلام ہے، اکابر کی بیالے پر جس دیا اسی کا اکام و اسماج (رایا) ہے۔

کائنات کے بارے میں

قرآنی نظریہ اور حجتیہ تصویر

از۔ وحید الدین خاں

قرآن نے مادی کائنات کے آغاز و نجم
اور اس کے ساتھ ہی اس کے بوٹے ہوئے اجزا، چاروں
طرف پھیلنے لگے، جب ایک بار پھیلاؤ شروع ہو گی
تک ان ان کے لئے بانکل نامعلوم تھا۔ اور
تو اس کا جاگری رہنا لازمی تھا، کیونکہ اجرزا کے مادہ
جیسے جیسے دو ہوں گے ان کا بامی کشش کا اثر
نے حیرت انگیز طور پر اس کی نقصانی کی۔ آغاز
کائنات کے بارے میں قرآن کا بیان ہے:
ایک ہزار میل سال فر ہے اور اب پر وہ بیکھنے
کے اندازے کے مطابق وہ سابقہ دائرہ کا اندازہ تقریباً
میں تقریباً اس کا اندازہ چکا ہے، تگزید ہے طالع
کی دست کا یہ حال ہے کہ کسی نظام سے بعد زمین کا
جو اب تک دیکھی جا سکی ہے وہ بڑی سے کمی میں پر
کے فنا مطی برداشت ہے۔

دوجدید کے مہرین فلکیات اپنے تباہی
اور یا صافی اندازے کی بنا پر اس نتیجہ پر ہو گئے
ہیں کہ جام سادی جس قانون کے تحت گردش کر رہے
ہیں اس کے مطابق مستقبل بعدید میں ایک وقت
آنے والا ہے جب چاند زمین کے بہت قریب
آجائے گا۔ اور دو طرز دشمنی کا نہیں
صحت جائے گا۔ اور اس کے مکملے زمین کے
گرد فنا میں پھیل جائیں گے۔

MAN DOES NOT STAND ALONE,
P. 24

THE CLIMIFICATIONS OF SCIENCE, p. 20

وہی میں تباہی اور اس کے بعد پھیلنا
کے شروع ہوئی۔ اس پھیلاؤ کے باوجود اس کا اصل
کے ڈھانچے کے عین مطابق ثابت ہوئی ہے، تھیم
اولاد اتنا کم ہے کہ حقوڑا کی سی جگہ میں اس کو دیوار
سمیٹا جاسکت ہے۔

کائنات کے بارے میں حیدری ترین تصوری
ہے، مختلف قرآن اور مٹاپدات کی بنیاد پر۔
سائنس اس نتیجے پر پہنچنے ہیں کہ کچھ نہیں
پرداز ہیں اور یہی نہیں بلکہ وہ اچام پو ظاہر
سال پہلے کائنات کا مادہ جو دارکون کی حالت
میں تھا یہ ایک بہت سی سخت سکڑا میں ہوئی اور
گھٹلی ہوئی انتہائی گرم گھنی تھی، تقریباً پچاس کھلہ

لے ایم کی سمات کی مزیغیں کیلئے ملاحظہ ہو جائیں۔

لے دلت — سنتہ الامان



زمانہ حال کے امور

ارقلم (مرلانا) عبداللہ وف رحیانی جھنڈا استگری ناظم مدرسہ سراج العلوم جھنڈا سینگ

ہم کو کس قلم پر چھوڑ گئے ہیں اور کس قلم
کے ساتھ تسلی اور مصنفوں کے ساتھ
تاپر ہے کی پڑائی فرمائے اس کو بھی
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی
محلوم کیجئے، ارشاد ہے،

"مترك فنيکه اهرين
لن تضلوا ماتمس سكتم بهما
كتاب الله وصفى۔"

"لینی می تھا رے پاس دو اسی پیزی
چھوڑ جاتا ہوں کدم ہر گز گمراہ دھوگ
جب تک تم ان دونوں چیزوں کو پکیتے
رجوگے، ایک تو کتاب اللہ درس سیاست

(حدیث شریعت)

گوان مسلمان کا یہ حال ہے کہ
اس پر تسلیک اور اس پر علدر آمد کی جائے
ان زبانوں کے شد آہیں جن میں کوششی
حقیقت فیزیاں کے لئے اس قادر
کام جاؤں ہے اور بجز داری کے وجہ
کیوں ہے، کیا یہ علوم دنون خشنائی
جگ "جوہر" ہے جوہہ کسی وقت
کے لئے میں یاد رکھی کے لئے تاضیہ اسلام
اس کے خریدارہ ہوں، تم عربی
آج کل خوشحال مسلمان اسی رنگ میں بخی
ہے اور اسی تینوں میں "خوشحال"
یہ تینوں کے لئے اسی دلدادہ
ہے۔ مسلمان کے لئے مقدمہ اسلام اور
کو ایک وقت شایی سرپرستی اور
سلطین اسلام کی قدر داری کا اعزاز
حاصل تھا تا لوگ علوم عربیہ
کے شائنن طالب رہے، اب اگر
اس کا وہ اقتدار شاہزاد اعزاز
ہے جوہر میں باقی نہیں رہ گیا ہے
اور علم قائم ہے۔

سبی خواں اکٹلی آمنی سمجھیت
چارے ساتھ دلیلیں میں ہے کہ اسی
ایک دوسری دلیل میں مذکور ہے کہ
خواں کے لئے خوبی کے لئے
کافی خوبی ہے، اس کی وجہ
کیا میں بخوبی کے لئے مدد کریں
کہ خواں کی وجہ داری کے لئے خوبی کی وجہ
کے لئے خوبی کے لئے مدد کریں۔

کافی خوبی کے لئے خوبی کی وجہ
کے لئے خوبی کے لئے مدد کریں
کہ خواں کے لئے خوبی کی وجہ
کے لئے خوبی کے لئے مدد کریں۔

اسکوں کا حال لکھتے ہیں
مفریخ بیان ہتھوں جوکیں کھلنے پر
خواں میں اس عشق و شوق کی ثابت
خدا حکم نہیں اک دو ماں بخوبی کرنے پر
خرا دنیا والائزہ کا صداق ان جاماں
مسلمانوں کو خوشحال اپنی کمپانی
ہمہ سچا مقاوم کے لائیں فرات غلب
کی تدبیہ ہدایات صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کہ علم عربیہ سے استفادہ کرنے والا
لغیت بتری کے اہم جملے الیں
طالب علم اور کامل دھنل کا طلب گار
کی ڈگر یوں ایم، اے، بی، اے،
دعيہ کے لئے اپنا وقت اپنا مال اپنی
اویاد کو قربان کر رہے ہیں ان کی یہ
پھر آخر میں تسلی اور نصیحت
کے طور پر فرماتے ہیں کہ جوہر اپنی
کیوں ہے، کیا یہ علوم دنون خشنائی
جگ "جوہر" ہے جوہہ کسی وقت
کے لئے میں یاد رکھی کے لئے تاضیہ اسلام
غزاری اسلام، جنتہ اسلام،
مہمندستان مسلمانوں پر نطبیت پائیں
آج کل خوشحال مسلمان اسی رنگ میں بخی
یہ اور اسی تینوں کے لئے دلدادہ
ہیں جو ان کے لئے موجودہ آقاوں کی میں میں
زیر خوبی میں "خوشحال" ہے۔

مسلمان کی تیاری میں مدد کریں
زینتیں ایسے دوست نہ بخواری
میں دوست کا ساتھ دیں اور تنگی
سیف الاسلام کے درجہ پر لانے کے
لئے ہے یا گھن منڑی، بیر طری کیشی
تک دے دا، اس نے اس آمدی کو
جھی وغیرہ کے لئے، پھر سوال یہ ہے

تبلیغ اور ناکافی سمجھ کر کے وہ زبانی
کو ایک وقت شایی سرپرستی اور
سلطین اسلام کی قدر داری کا اعزاز
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل

اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل

اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل

کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل

کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل

کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل
کا حال اس کے لئے کوئی تکمیل

علماء حنفی بخاری اور نبی کریم
اشترنی طلب حدیث میں خوبی فرمایا
تما۔ (صحیح الادباء جلد اول ص ۵۵)
یہ آخری والجید اباد کے سالم عمالات
سینے کے صفت سے ماعذ بہے اہل
عبارت یہ ہے۔ والخطیب البغدادی
قد بدال طلب الحدیث
عشرين الف درج دین پر۔
اس بارے میں نفصل سلسلہ

میر سالہ تکہ اسلاف سے آپ
کو میں گے، آج اگر اسے کرام اپنے
پھول کو پورے ذوق بادھو جائے گے
اسلامی علوم کو برخاصل اور جو اخراج اس
انجیزی میں حصول قابلیت کے نئے
کرتے ہوں وہ خود اجنبیات سے کم نتیجہ کرے
پھونکو پڑکر اکبی بیکی سمجھتے ہیں
ایسے کیتے نامہ امراض اس کے کرام
سچہر کا اذیتیش دین پر تمام نزہتے
کا صبح تکلا کو دینی قلم کو دینی قلم
طرح دلدادہ نہ کر وہ ان کی خودتے
اور ملازمت کے لئے ان کی زبانیں
پر مقدم کر دیا گیا ہے اور خوشحال
سلاں کی اکثریت دیگر علوم و فنون
کی طرف پر بدل دیا جائے متوسطہ

زندگی اپنے اس ملی گلستان
دے دیں تو پھر اس ملی گلستان
میں ایک بار دبارہ فضل پہنچا جائے
گی اور پھر ہر طرف فضلانہ ادبہ
و خیر و خوبی و بالکل اساتذہ کا ایک
جھنچت نظر آتے گا جنکا اس زبان
میں بڑی سخت مانگ ہے اور تو یہی
بے تو بھی سے جفا کا آج سارے ملک
میں خطا ہے۔ (باقی آئندہ)

اسلاف نے کیا کہ ہے کہ وہ زبانی
نہیں پڑھاتے، جن میں ولد
حمدت ابن عبد العزیز کی
اصنیفہ عولۃ بنی کھاتی حلت
پیدا چوں، البتہ وہ زبان پڑھاتے ہیں
جس میں مان باب کو حفظ کا تذکرہ
کی کوٹھیاں اور جاندروں جو بھرے
دینے، مصر وغیرہ میں بھجن۔ وہ
پانچ کوڈ ٹاکھ کی فروخت ہوئی بھجن و
ان کے ایک سپر اخلاق ایسے تھے کہ
کام کیا جو اپنے کام کا کل ضرر کر دیا
کرتے تھے، بہارے اسلاف کے کم نتیجہ

عربی زبان دینی قلم میں
اور اس کے علوم ایسی دولت ہے
پر اخراجات حساب بے شمار
حفلہ کیا جو دین کے اس طرح آج کل
کا صبح تکلا کو دینی قلم کو دینی قلم
طرح دلدادہ نہ کر وہ ان کی خودتے
اور ملازمت کے لئے ان کی زبانیں
پر مقدم کر دیا گیا ہے اور خوشحال
سلاں کی اکثریت دیگر علوم و فنون
کی طرف پر بدل دیا جائے متوسطہ

خود فراموش میں حیرت میں ہوں
اسی طرح عہد صاحب اپنے کو پڑھو جو
خوبی نہیں ہے اور یہ خوبی
اور ملازمت کے لئے اس تدوں
کی زبانیں پڑھی جائیں یہی کو جنکو
کو سزا بھی اسلاف نے اپنے زور یا زاد
چند مسئلہ کتابوں کے حوالہ سے ہم ان
کیوں ہیں، کیا وہ سمجھتے ہیں کہ آج
ٹھہر کے لئے جاتی ہیں جوہر اپنے
زور عالم، خدا پرستی سے سیدیں ریاست
میں پچھاڑا بیجا تھا۔ اسی طرح حضرت
سفیان ثوری، حضرت جناب العبری
وغیرہ کی دولت مندی کا یہی طبقہ
تھا اور حضرت سفیان ثوری کے
یادوں اور حضرت سفیانیوں کی تھیں
پس معلوم ہے کہ دیگر سلطنتیوں کو کو
خودی سے ہو گی، یا سودی دستاوردیں
کی دستخول سے جوگی یا محکمہ شراب و
یا کارپی میں حفظہ جاندھری جن
آبکاری کی ملازمت ہو گی، غرض جائز
دن جا جائز کا سوال کے بیرون مخفی آمدی
کو پڑھا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ
دعا شناسی خدا اسکی خدا کو اگر زیستی
ہے پسے کچھ نکاری سے دوستی اور
قطع الارخ اور رسول کا کلام صحیح
ہے زمانہ اگھی ہے کہ علم عربی اور
اسی تینوں میں ایسی ایک تکمیلی
بی نظر آتے ہیں اسی سے ملت بھیانا کا
جسم قائم ہے۔

سبی خواں اکٹلی آمنی سمجھیت
چارے ساتھ دلیلیں میں ہے کہ اسی
ایک دوسری دلیل میں مذکور ہے کہ
خواں کے لئے خوبی کے لئے مدد کریں
کہ خواں کی وجہ داری کے لئے خوبی کی وجہ
کے لئے خوبی کے لئے مدد کریں۔

تیسرا مثال امام ذہبی
تنے بڑے دولت مند حسن
بصیری مسیل الائمه اور ایک دن
چالیس بڑے اخلاقی وغیرہ عربی
علوم ہی کے مولانا تھے، پس نے
کوئی اسلامی بہت المال میں پوری
نہیں ہے۔

دارالعلوم نہادہ العلماء
کے پند در حوزہ
تحیرت
میں
اس شہار دے کر
ایضاً بخاری کو فوج دیجئے

کو حرام قرار دیا جائے نیز مشاہدہ بھی بھی ہے کہ
ریگیں کئی نہیں ہیں۔ فقط واعظ قانی اعلم بالصواب۔
کتبۃ خطیب احمد بن عوف عن

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرعاً میں
سائل ذیل میں کہ

۶۔ ریڈ یوکی مرمت کرنا اور اس پر اجرت لینا
اور اس اجرت کو استعمال کرنا یعنی ریڈ یوکی کے
پیشے کو بطور معامل اختریار کرنا شرعاً میں کیا ہے۔

۷۔ ایدے کے بالتفصیل میں الدلیل تحریر فرمائی صحیح۔

۸۔ بعض لوگ بچوں کو پہلی صفت میں کوئی
ہونے نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ الگ بچہ مردوں کی
صفت میں کھڑے ہوں گے تو مردوں کی نماز مکروہ

ہو گی۔ اب آپ یہ بتائیں کہ اس مسئلہ میں شریعت
کیا کہتی ہے کیا ان لوگوں کا یہ عمل عند الشرع
درست ہے۔ بینوا و تجویزاً۔

الجواب

۱۔ حامداً ومصلیاً. فی اسہدیۃ

و من کسر مسلم بربطاً او رسلاً او
مز مائل اودُّا افساق لہ سے

او منصفاً فهولہ حسام و بیع
هذا الاستیاء جائز وهذا عند ابی

حنیفةٌ وقال ابو یسف و محمد ر
زاده و نیا خاصل کردا اللہ کم منی کے خلاف بگز

نہیں ہے نشریکیہ دینا کا اہمک الدین تعالیٰ
لایضمن ولا یحجز بعدها الی قرله

و لا بی حنیفة امنها اموال لصلاحیتها
لیما یحیل من وحیده الا نہتقاء و ان

صلحت لاعیل فضار کلامه لمغنية
و هذا الات الفساد بفعل حاصل

محنتاس فنلا یرجح سقرط التقرم
و جوانان البیع والتصمیم مرتباً على

المالیۃ والتقرم شمرفتال
و عقب قیمةها غیر متألفة للرهو

و فی الجامع الصغير لابی سالیمان
خزید و فرخت ناجائز ہے انان کا برعضو (جم) کا

النطوح والحمامة الطیارة والدیۃ
المقاتل الخ۔ آخر الكتاب الغصب هدایۃ

قصاب ذہب الشاة فی لیلۃ منظمة
و قطع علی من الحلقوم و اسفل

منه یحرم اکملها لانه ذبح فی

استفتاء
باستکا ہے یادو سکر کا خون بر قیمت لیا جاسکتا
ہے سخت بھروسی کے باعث قہقہے حرام ہیزوں
کے استمال کی اجات دیا ہے۔ فقط
محمد ظہور ندوی عفنا اللہ عز

کنامی کرنے کے لیکن یاکترے ہوئے ہوں آج کل اس
کی خرید و فرخت بہت زیادہ ہو رہی ہے اور منازع
بھی بہت ہے، لوگوں کا کہنا ہے کہ باہر سے منتگول
ذبح پوگیا لیکن چوشت الٹاڑہ بیچ صحیح ہونے کے حق

وہ بوری طرح متحقق ہو گئے یعنی چاروں ریگیں
کہ ٹیکیں ایسی صورت میں کیا میرا ذبح دست

فرمایا کہ انسانی جسم کے ہر حصہ کی خرید و فرخت
حرام ہے اور یہ بھی کہا کہ فتویٰ منگو اوتا چھا ہے
ان بالوں میں زندہ اور مردہ دونوں شکم کی امور تو

کے بال ہوتے ہیں تو کیا یہ تجارت اور بالوں کو
خریدنا اور فرخت کرنا درست ہے؟

۲۔ اپنے عزیز یا رشتہ دار کو وہ آتنا
لاغر ہو گیا ہے کہ بیرون ہیں دیے ہوئے زندہ ہیں
رہ سکتا ہے۔ واکروں کا کہنا ہے کہ بیرون ہیں
مر جائے گا، ایسی صورت میں اپنا خون دے کر جان
بر قیمت خزید کر اس کو دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

۳۔ الحواب
حامداً ومصلیاً۔ ذبح کرنے والی گیں چار
یہیں (۱) نزہہ (جس سے سالن یتا ہے) (۲) مری

(جس سے داڑ پانی پیٹ میں جاتا ہے) (۳) مری
و ایسیں کی دونوں شرکیں۔ العروف بیتی
قطع فی النکارة اربعۃ الحلقوم

والمسقی والودجات۔ اہمہ ایں۔ اگر چاروں
عروق ذبح میں کٹ کی ہیں تو ذبح درست ہے
جائے الصیر فقادیہ برازیہ وغیرہ سے معلوم ہوتا

ہے کہ حلقوم کے آخری حصہ میں ذبح کیا جائے
تو یہی دست ہے لیکن قاتدیہ ہندیہ میں اہل سرہنہ
سے نقل کیا ہے کہ اس طرح ذبح درست نہیں ہے

۴۔ مال المصب، انان کے بالوں کی
خرید و فرخت ناجائز ہے انان کا برعضو (جم) کا

ہر حصہ قابل احترام ہے بیج و شراء میں ذلت
و ابانت ہے لہذا اس کی بیج و شراء ناجائز ہے
اس سے احترام کرنا ضروری ہے۔

۵۔ الحواب
۱۔ مال المصب، انان کے بالوں کی

خرید و فرخت ناجائز ہے انان کا برعضو (جم) کا

ہر حصہ قابل احترام ہے بیج و شراء میں ذلت
و ابانت ہے لہذا اس کی بیج و شراء ناجائز ہے
اس سے احترام کرنا ضروری ہے۔

۶۔ الگرعن اتنا لاعز ہو گیا ہے کہ فون
کے طلاوہ کی اور دو اسے قوت نہیں پہنچا جائی
جان کا خطرہ مہتو بوجہ محبوس اپنا خون دیا

ذیوی ترقی

از۔ ہار و دن رسیداد

کی اسیں ہیں جن سورتیں میں ہم تصور کر سکتے
ہیں جو بھروسی میں جسے نوٹ و فرہاد ان کو مثال بنا کر
عام اجات پر دلیل لانا کیا کہیں کی تقدیمی ہے
انہیں سب ہاؤں کو کوچک کر لیں گے بعض اللہ والملائکہ
دول میں ان دینا وی تعلیمات سے غرض پیدا
ہو گی، اور انھوں نے اپنے معتقدین کو اسے
باز کر کی کوشش کی۔ مطلب یہ دینا وی
ترقی خرفاً ملحوظ ہے، بلکہ دینا وی حکم و ترقی اگر
السان کو آخرت سطحیں ادا سلطانی ادا کان و
و شعائر سے درکار کے تو بے شکنے

ہیں۔ اور ان عالم کو اپنی ناقص مقنی سے شائع
علیہ اسلام کی تعلیم کے حکایات و مذاہت کر کر
خانوں پر جستہ بیان کیا کہ بے شکنے

ہے، اور اسے ادا میں دو ملکی سے کہنا ہے کہ
اسلائی ادا و شعائر اس حقائق کے ساتھ جیسا ہے
تعلیم حاصل کرنے میں کوئی نفع نہیں ہے اسے
منزد و راضی، اور اسلامی بالاں پر گزر ہو کر
بلکہ کمیں ہے، پھر ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں
کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

کیا کہتے ہیں ادا میں مذکور شکنون کی مذکوری
کریں اور اس کے بعد ملکی اس حقائق میں بیانیں

و اپنی کا سفر بیت پر کون تقاضہ میں کی فضائی
دخل ہوتے وقت مانگل کالنس نے نہایت ہشیاری
اور چارمکھی سے غلامی جہاز کی رفتار و سست کو کنٹرول
کیا۔ اس لئے کہ اگر فضائی دھیکھ دلتے دلتے داخل
کا زادیہ مفرزہ زادیہ سے ججادہ کر جاتا تو غلامی جہاز
فناکی سطح پر ٹکڑا کر خلا میں پھردا پس پوچھا تا اور اس
بات کا اذیث تفاکد کہ کسی سارہ کی طرف ہمیشہ کیلئے
روکے۔ سائنس اذوں کا خیال ہے کہ یقش پا پائی
روان ہو جاتا، اگر داخل کا زادیہ ضرورت سے کم ہو جاتا
تو سہوا کی رگڑ سے اتنی حرارت پیدا ہوئی تھی کہ غلامی جہاز
منٹوں میں بدل کر عبسم ہو جاتا۔ جس وقت غلامی جہاز
کا کین بنی اجن روم سے الک سہکر جانکاہل کی ٹارٹ
سرعت زفاری سے یادہ رہا تھا تو ہوا کی رہا ملک دہم
سے اس کی باہری سطح کا درجہ حرارت ۵۰ ہزار ڈگری
نارن بائٹ تک ہو گی تھا جس کی وجہ سے وہ دوڑے
ایک دھکتے ہوئے آگ کا گولہ نظر آہتا تھا۔

اروں اذوں نے آمرٹانگ کو فتحانہ طور
پر چاندی کی سطح پر ارت تا ۳۰ اٹیلیوں پر دیکھا
گر تینوں غلامی اذوں میں مژکری جہاز کا پانٹ
امیکل کالنس وہ محروم شخص تھا جس کی وجہ سے
رعت زفاری سے یادہ رہا تھا اکی رہا کی دہم دہم
سے اس کی باہری سطح کا درجہ حرارت ۵۰ ہزار ڈگری
نارن بائٹ تک ہو گی تھا جس کی وجہ سے وہ دوڑے
ایک دھکتے ہوئے آگ کا گولہ نظر آہتا تھا۔

کی گول مکمل نظر آہن بند ہو جاتی تھی صرف سورج کے
چاروں طرف کا روشن بار نظر آتا تھا۔ اور زمین کے
فلباز چاند پر امریکی حجہٹا، اپنی آمد کیا دگاری
کتبہ اور ریڈار۔ زارہ پیاسا نہ اور چند درستے سائنسی
تھے اس وقت چاند کی سطح پر طراد الفریب اور جین
نظر آتا تھا اور اسکے وقت میں رات کا اندھیرا مدد
اور زمین کی میلیوں چاندنی نظر آتی تھی۔ چاندنی
ردہ دوڑے زمین پر ریڈیو کے ذریعہ اریوس اذ
گر کا نظر آرہتا تھا، اس کے آگے بلکہ چورے
رنگ ٹھیلا ہوا تھا، دھوب میں چاندنی مٹھی تھی
اور کیوں کہیں کہی نظر آرہتی تھی۔ زمین کی چاندنی
اتی تیز تھی کہ غلامی اذوں نے کیمین میں آکی روشنی میں
تاب پر آسانی پڑھ سکتے تھے۔

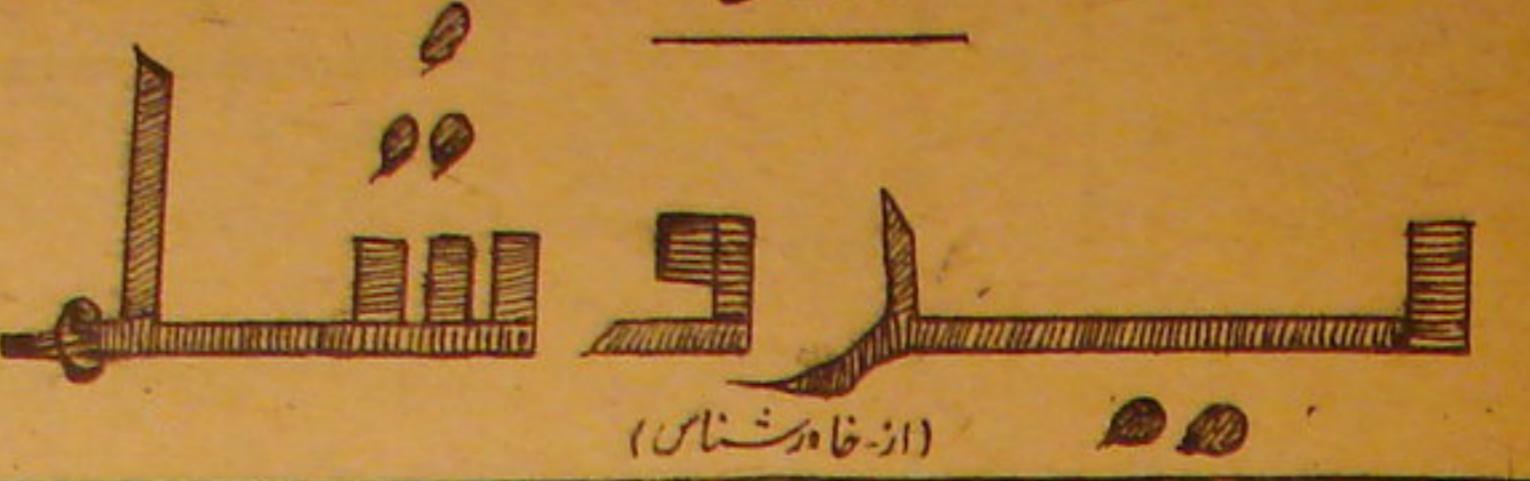
چاند گاڑای چاند کی سطح پر خود کار آلات
کی دوڑے ریڈ ارکٹ کے سرکون میں بوجکون میں
مقررہ مقام پر عمودی اڑیتی تھی، غلامی اذوں
کو چاند کی سطح پر ارت نے بھی تو چاند کا کبلہ پسے ایمان
منزلہ دیو ہی سکل را کٹ کے دوش پر زمین سے رو ان
اڑر سیدھے کھڑے ہوئے تھے لہذا ان کو چاند کی سطح
چاند گاڑای کی مشکل ناکھڑکی سے نظر نہیں آ رہی
تھی چاندنی غلامی اذوں ایلوں نے چاند گاڑای
کو ۶۰ ڈگری کے زاویہ پر تھا کیا تاکہ ارت نے
کام قائم نظر آئے گے۔ نیل آمرٹانگ نے دیکھا
کہ جس مقام پر گاڑای اڑیتی دیاں فٹ بال
کے برابر غام ہے اور اس کے چاروں طرف سوٹ
کی دربی تک بڑے بڑے چنانچہ ہٹھے ہٹھے
ہیں، لہذا ان سے چاند گاڑای کی کمان اپنے
ہاتھ میں لی اور ہیل کا پترک طرح اس کو چاند
ایک موڑوں مقام پر اتراتا رہا۔

بس وقت نیل آمرٹانگ چاند کی سطح
پر ازتے تو سورج کی دھوبی تیز تھی جس کی وجہ
سے چاند گاڑای کا سایہ بہت گہرا تھا جس کی وجہ
سے نیل آمرٹانگ کو چیزیں ٹھیک نظر نہیں آ رہی
تھیں لہذا اوہ جلدی سے سایہ سے سہپ کر دھوب
میں پھرے کے مٹھوپ کے ٹرانس کے توات نہیں
در جہارہت۔ اس کی سبی اور اس کے ہونن کا دیباو
و غیرہ کے بارے میں معلومات زمینی کنٹرول کو
کرم اور سایہ کے قاتا کافی سر دنگھے۔

چاند کی سطح پر بیان نام فناخنی لہذا
غلباز نہ اپنے پریوں کی چاپ سن سکتے تھے اور
ذکر و سر کی آذان کے کافیوں میں اڑانی کی فیٹ
پونہ مگر چاند کی سطح پر چونٹھا اور اس کی فیٹ
یاد آیا، غلامی جہاز اپا لوڈ لا کی رو انگی سے ایک دن
قبل ۱۵ ارجوال ۱۹۷۹ء کو رس کانفرنس سے خطاب
کرنے ہوئے پر دواز کے ڈاٹر کرنا دن بن بران نے کہا ہے۔

میل دوڑے زمین پر ریڈیو کے ذریعہ اریوس اذ
سن رہے تھے۔
غلباز چاند پر امریکی حجہٹا، اپنی آمد کیا دگاری
اور چارمکھی سے غلامی جہاز کی رفتار و سست کو کنٹرول
کیا۔ اس لئے کہ اگر فضائی دھیکھ دلتے دلتے دلتے دلتے دلتے
کا زادیہ مفرزہ زادیہ سے ججادہ کر جاتا تو غلامی جہاز
آلات وغیرہ چھوڑ آئے۔ وہ تو وہ اپنے آگئے مگر
فضائی سطح پر ٹکڑا کر خلا میں پھردا پس پوچھا تا اور اس
بات کا اذیث تفاکد کہ کسی سارہ کی طرف ہمیشہ کیلئے
روکے۔ سائنس اذوں کا خیال ہے کہ یقش پا پائی
لا کہ سال تک باقی رہ سکتے ہیں۔ نیل آمرٹانگ
زندہ دوڑے ریڈیو کے ذریعہ اریوس کی دینا کو
جز بھی ہے اور وہ ہے اپنی بیوی جنت کی یاد کا
زندگی ٹھیلا ہوا تھا، دھوب میں چاندنی مٹھی
اور کیوں کہیں کہی نظر آرہتی تھی۔ زمین کی چاندنی
تاب پر آسانی پڑھ سکتے تھے۔

مسلسل



چانچوں اس نے سائنس اذوں کی مقاصد اوقام متمددہ
کے ہوا رکھ دیا۔ اس اگرت کا قومی نتیجہ
کی تحقیقاتی تکمیل نے تھیم فلسطین کی
قریکیش کی یہ جو گھروں اور اسکریڈوں
میں، رہا آمدہ تھے اس لئے جزئی
جسی جیسی یہ جو گھروں اور اسکریڈوں
سیلاب کی طرف فلسطین میں یہود کی
آمدش روایت مہمیں سائنس اذوں میں... ۱۹۷۹ء
(بارہ لا کھد آمدھتر پر اس عرب اور...) ۷۲ء
۷۰ء تاکہ اٹھھتہ پہاڑ یہود ہو گئے۔
مجموعی کابادی کا نتیجہ تباہ نصف ہو گئے۔
اس فواد کے باوجود ملکیت آر اٹھی
آٹھتی صدری سے زیادہ زندگی
اقوم متمددہ کی بجز بھی تھیم کے بعد ایک
طرف بغیر ملکی یہود کی آمدش روایت
ہوئی اور اس کی وجہ سے اس کے سارے
مشرشوں ہو گئے مار جھٹکا میں جا ہا۔
کی زیادت کے پیش نظر اور یہود کی
تفہیم کی خلافت کی، اسی تاریخ کا قومی
کے فلسطینیں مکیش تھے جس تھیم کو نہیں
کرنے سے اپنی صدوری نہیں ظاہر کر دی کہیں
عرب اکثریت مخالف تھی۔ ۱۹ میں ایضاً
کو اقام متمددہ نے اعلان کی کہ تھیم کی
ساری کارداری مسلط ترا رہے اور جیسی
اور پیسلہ جریں اسکی کی تائید مہمیں کے
لئے فی الحال مفتری فردا جیسا یا تھے۔

اقوم متمددہ کے اس اعلان سے
ان کو خطرہ پڑا ہوا اور بس خود
نے شہروں پر اچانک جملے شروع
کے ہوں حدم تھیم، تیادت کی نہیں اور
اسلامات کی کی کی وجہ سے بیہم کرتے
کھاتا رہے، ۱۲ اپریل کو یہودوں
نے جیف پر قبضہ کیا، ۱۳ میں گو جاذبی
اور اس طرح دوستہ شہروں پر قبضہ
کیا، جو کی شہر کا دفاع دکر کر کے
۱۳ میں کافی ہے اسکے بعد اسی تھیم
برطا نی نے اعلان کردیا کہ یہود کا
برطا نی نے اعلان کردیا کہ یہود کا

قومی وطن چونکہ قام پوچھا ہے لہذا
نے پتے کیا کہ یہودوں کی ۴۰ ہزار فلسطین
میں آگرا باد ہو گئے
برطا نی نے غربوں کی دل دی
کے لئے ۱۹۷۹ء میں دوسرا ایضاً
فوجی اذوں سے آلات حرب جزا کر
خونی میں سرگرم تھیں، دوسری
حاجیتی و جو دیس آپنی تھیں جو یہودی
طور پر اسیات کی فراہمی اور اسکریڈ
فوادی کی خوبی کی دل دی
اپنی شانگی کیا، لیکن یہ سب ایک دھوکہ
حاجیتی و جو دیس آپنی تھیں جو یہودی
علاقے میں جاں بحق اکاہل کی ٹارٹ
لئکن اب یہودوں نے تھی پالیں
نوع کے سلحات برآمد ہوئے
انٹیاری کی۔ جنگ میں برطا نی نے
۱۹۷۹ء میں داشت پسند
پریتیان حالی سے غامہ اسٹاک کر
جاتوں نے برطا نی پر سکٹروں کے
عمرس برطا نی پر دیواریات لاموں ایسی
پہنچ پاکی تھی جو جو ملکی ابادی کی ترقیات
میں اس سے کہتے ہوئے۔ اسی نام کے جان اس
دشت زدہ کرنے کے لئے خونی میں
پرزا و سامان اور سلحات خواہم
کی تکیل میں تائیز ہوئی۔ اس سے
زندگی کا انتباہ یہ جانا کامی پیش نہ
ہوت پسیش آئی تو ناکامی پیش نہ
کے تباہ اگر برطا نی سے بھیکی کی
جیسی داشت کے دیاں ہوں جس میں یہودی
کنگ داڑد بولی جسیں بیرونی ایضاً
زندگی کا انتباہ یہ جانا کامی پیش نہ
آئے۔
دوسری عالمگیری جنگ ۱۹۷۹ء میں
ایک طوف یہودی قوم متفق طور
پر فلسطین میں حصول ریاست کی
جنگ کے پھرنتے بیرونی ایضاً کے ذریعہ
کو خونش کرنے کے لئے سے ۱۹۷۹ء میں ایکلکریں
کانفرنس میں طلب پاکیں کے عبور اور یہود
اور زندہ رہے زادہ یہود برطا نی فوجی میں
صدر امریکے یہود کی تراکیتے پا الا کھ
یہودوں کو فلسطین کا رخانے سے دھیکھا
کے اس ایضاً کا خذات تھے، بھیجی دھوکہ
کو خونش کرنے کے لئے سے ۱۹۷۹ء میں
کی گئی اور اس میں لگا ہوا راکٹ ایکن خود کار آلات
کی دوڑے دا غاکی جس میں دہ سو جوں کے مدارک طرف
ردہ زمینی تک ناکھڑکی تھی تھی کے لئے جاری گھنہ کی۔
اکیجن موجودی اور اسنس کے روانی دھوکہ
پر قائم ہوئی ایضاً اور جس نے دیاں سے روانی کے
وقت راکٹ دھنکے لپیٹ فارم کا کام کیا تھا، چاند
کی سطح پر ڈرگا چاند گاڑای (عقول) غلامی اذوں
یہ تھی کہ ایک طوف تو وہ غلامی اذوں کی شید
حرارت سے اور ہر لی گیس وغیرہ دا ڈکوئی اسی
قیم کی گیں ہوئی ایضاً سے محفوظ کے ہوئے تھا، دوڑی
ٹرف اس کے اذریجے اس کے سریج کا قریب سے متابدہ کر کے
ردہ زمینی تک تاکہ سورج کا قریب سے متابدہ کر کے
غلامی اڑکر کو اپنے متابدات بھیجے اور غلامی جہاز
ہوا جذب ہوئی تھی، لیاں کے اذریجے کو لٹھنے پوچھ دے
کو لمبیا کے زمین کی فضائی میں داشت پتہ کرنے
ماگر فونگ لگنے گئے ہوئے تھے جن کا تنہی لشت پر
لسب ایک چوپٹ سے ٹرانسیسٹر سے نکلے، اس
موصلی نظام سے غلامی اذوں کا کام ہو گیا
کیمین پر اسٹریٹ کے ذریعہ بھر کاکاہل میں ازا۔

خدایا آیا۔ جی بائی مادہ پرستوں اور طبعی طاقتی
پر بھروس کرنے والوں کو محی اڑاٹے وقت میں خدا
یاد نہ مکر چاند کی سطح پر چونٹھا اور جنہیں اسی فیٹ
یاد آیا، خلامی جہاز اپا لود لا کی رو انگی سے ایک دن
قبل ۱۵ ارجوال ۱۹۷۹ء کو رس کانفرنس سے خطاب
کرنے ہوئے پر دواز کے ڈاٹر کرنا دن بن بران نے کہا ہے۔

لہجہ: "سیر و شلم"

ملکش سے اسرائیل ریاست کے قیام کا
اعلان کے بزرگ فلسطین چھپوڑا دھرم دریو
بُرُش امپارِ آنکھ اور عالم ندوہ کا
نے خود ریاست کے قیام کا اعلان ندوہ
اس خود ساخت ریاست کو منتظر
کرنے والی سیئی قوم امر کیوں ہے جس
کے حرب طروہ میں نہ اسرائیل اعلان کے
چند گھنٹوں کے بعد ہی ریاست اسرائیل
کو تسلیم کر لیا، لہ
عاصی کی شام میں اردن عراق
اور حصر کی ازاوج نے حل کیا لیکن پہاڑ
پر ہر ڈنی اپنے آنکھ اور ریاست اسرائیل
کے دران واقع نہ ہوتی۔ برطانیہ کی
ناالغما میں اور عربوں کی زمیں
پر ہر ڈنی قبضہ کی روح فرما دستان
ہر کو اپنے آنکھ اور ریاست اسرائیل۔
کسکے لئے یہ کتاب قاری کے لئے ناگزیر
علم و جد میسا آگئی۔ عاصی اسٹاف
1922ء سے 1923ء تک سائی ہڈوی
کی طالث کے خوف سے ان تفصیلات
میں گئے بغیر، تم کتاب مذکور کے صفحوں
کی وجہ سے فلسطین کی آبادی جنس
120 سے ابادی کا چاند نقل کرتے
میں جو سامی ہڈوی نے برطانیہ حکومت
میں پر لالوی ڈیورپورٹ، دو رکامت
میں جو سامی ہڈوی نے برطانیہ حکومت
کے سرکاری سنبھل رپورٹ کے صفات
تاریخی اسناد کی مرتکب نہیں ہوئی۔
جس نے ملک میں کیوں پھر اس سے نفت
میں (۱۹۲۳ء) میں (۱۹۲۴ء)
سات سو نو سے پانچ لاکھ ۲۸۶ میں
سات سو نوک پہنچا دیا ہے، درحقیقت
تاریخی ظلم کا بوجا ب تاریخ کے سو اکوئی
دو سارے نہیں دے سکتا۔

کے سرکاری سنبھل رپورٹ کے صفات
تاریخی اسناد کی مرتکب نہیں ہوئی۔
جس نے ملک میں کیوں پھر اس سے نفت
میں (۱۹۲۳ء) میں (۱۹۲۴ء)
سات سو نو سے پانچ لاکھ ۲۸۶ میں
سات سو نوک پہنچا دیا ہے، درحقیقت
تاریخی ظلم کا بوجا ب تاریخ کے سو اکوئی
دو سارے نہیں دے سکتا۔

پٹ مردم ستاری

مسلم عرب ۵۸۹۰۱۲۲
یہود ۸۳۰۸۹۰
عیلیٰ فی ۴۱۰۷۶۳
مشتعلہ میگہرہ اہمی ۷۱۱۰۷۷

ریاست اسرائیل

امریکی کی یہودیوں اسی نشیکن کے
یا ملکی کی تاریخی جوہر سلامی امریکی
کے پٹ واقع برطانیہ کی سلک کی پالیسی

کا دو کوئے ہوئے خصوصی امریکی پالیسی پر
سری تبروگر رچکا ہے، اس و نفت
تاریخی پس مختار میں اس پالیسی کا جائزہ
اوران عوامل و محکمات کا تقدیر مقصود
ہے جو امریکی پالیسی کے پس پردا کا فرما
ہے۔ امریکی سرزمین سے یہود یوں کی

مشتعلہ دیجنزاب ۸۸۰۹۰۹
عیسیٰ فی ۱۴۳۱۴۰۴
مشتعلہ عرب ۷۰۹۰۰۰

وائسٹنگی کو زائد دن یہیں گزرے ہیں
لیکن اترات اور سونے کے اعتیار سے
اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے امریکی عیلیٰ
مشتعلہ دیجنزاب ۱۰۰۱۰۱
عیسیٰ فی ۱۹۳۳۰۳
مشتعلہ عرب ۱۶۰۶۱۲۲

یہود ۵۲۸۶۲۰۷
عیسیٰ فی ۱۳۵۹۵۸
مشتعلہ دیجنزاب ۱۲۰۰۹۸

جدید تاریخ میں شامہ برطانیہ

حدیث کی مشہور معروف تفہیم اسلام کتاب مسلم شریف

مشی عبدالستار صاحب جہانی (اسکن بیگلی ضلع پچی) تفسیر یادداہی

سال سے شیخ تیرہ و ترقی دارالعلوم ندوہ العلماء کھنونگی جاپ سے آمدھرا پرلش
ہمہار اشر اور دھری پرلش کے یونیں حلقوں میں سفارت کی ہدایات انجام دے

رہے تھے، یعنی یونیون کی وجہ سے اب ان کا تلقن دارالعلوم ندوہ

سے منقطع پوچھا ہے، ان کے پھاٹے شیخ عثمان عینی جہانی کو اس حلقو میں روانہ کیا

کیا گیا ہے جس کی طلاق حب و ستور خطوط کے دریں ایجاد کو دی جا چکا ہے۔

مناونہن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا رہا ہے کی شیخ عثمان عینی جہانی

رچانی اب دارالعلوم ندوہ العلماء کے لئے کمی قسم کی رقم وصول کرنے کے نواز

ہیں ہیں ایجاد بے عطیات برادر روانہ فرمائی یا جدید سفر غرضی عیان عینی صاحب۔

جو دارالعلوم ندوہ العلماء کی جانب سے مجازیں اپنے عطیات عیان فرمائیں۔

مہین الدہ ندوی

دنیاب ناظم ندوہ العلماء کھنون

اطلاق عام

دارالعلوم

حالات و افعال

نحوہ العالم کی مجلس انتظامیہ کے طبقہ کی تاریخی قریب آگئی ہیں
جس کی وجہ سے ذمہ داروں کی مشنویت بڑھ گئی ہے، اہم مسائل پر خوار و خوض
و مشورہ کے بعد فیصلے ہوں گے، حضرت مولانا سید ابو الحسن علی صاحب شریف کا فلما
جلد کی تیاری کے مسئلہ میں اپنی احلاف اور نقویں کی تکمیل کے باوجود دارالعلوم
میں موجود ہیں۔

دارالعلوم کے بھڑی میں سہارا افذاں مذہبیار ہے، مسلم جمیع
اقوادی و مہماشی پرشیا یوں کاشکار ہیں اور ہمہ نے جاری ہے میں اس کے
پیش نظر ہی اداروں کا چاند عینی کی تحریک میں اسی طرز اور تصریح میں اپنے
درز و سائل درانہ اور وہ ہوتے چلے جا رہے ہیں، ان دینی قلموں کی حفاظت
و نشر اور استحکام ہی میں ملت کی سالمیت اور اسکی زندگی کا دراز مفہوم ہے۔

● مولوی واحد علی صاحب۔ پہلو، بروڈان کا دورہ کر رہے ہیں۔
● مولوی عبد الرشید صاحب۔ منظہر پور، چھاران کے دورہ کے لئے
دیوار پا پہنچ گئے ہیں۔

● حکیم فیض الدین صاحب۔ بلند شہر، بدایوں کے دورہ سے فارغ ہو کر
اوپس آنکھ تھے اور پھر صلنگ پھپور، ضلع سہیرو، ضلع کان پور، ضلع ایساہ کے
لئے مکمل پڑے ہیں۔

● مولانا محمد یہاشم صاحب ۳۶۰ انشاء اللہ جلدی رحیم بخاری کے دورہ پر
روزانہ ہوں گے، راجستان جاپ مطلوب ہیں اور ہر حلقة کے اجابت سے
نحوہ العلماء کے ان نمائندوں کے ساقہ علی تعاون کی درحالت ہے۔

● مولانا عثمان عینی صاحب، آمدھرا پرلش، مدھیہ پرلش، ہمہار اشر
کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں، ان علاقوں میں شیخ عبدالستار صاحب
رحمانہ کام کرتے تھے مگر بعض وجوہ کی بنا پر ان کا تلقن دارالعلوم سے ختم
ہو گیا ہے، امید ہے کہ ان حلقوں کے اجابت عینی عثمان عینی صاحب کے

ساقہ زیادہ سے زیادہ تھا وہ فرمایہ کردہ الشہید صاحب (۶) مولانا عثمان عینی صاحب (۷) مولانا عینی صاحب (۸)

صادر کر مدرسہ امینیہ دہلی (۵) قاضی زین العابدین صاحب (۹) مولانا عینی صاحب
صاحب (۱۰) مولانا فضل الشہزادہ (۱۱) مفہیع عینی (۱۲) صاحب عطا
با کی مخصوصیوں

پڑھنے، پڑھنے، واہی پڑھنے محمد الحسن نے ستاری مہنگ پریس (۱۳) کو
میں پھر کا شعبہ تیرہ ترقی دارالعلوم ندوہ العلماء کھنونہ

مکتبہ دارالعلوم ندوہ العلماء کھنونہ
پتہ

مجلس شوری

دارالعلوم دیوبند کا تحریری میان

اگر مجلس شوری دارالعلوم (دیوبند) نے طلباء دارالعلوم کی جانب سے
پیش آئے والے طالبہ پہلووں کے مسئلہ میں ایک مفصل بیان بغرض اشتافت
رواذ کیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے

طلبکی تحریریک ارجمند ۱۹۲۹ء کو اچانک تردی عینی مفہوم، حضرت مولانا

قاضی عبد طیب خاصہ دارالعلوم اور حضرت مولانا عینی اللہ علیہ السلام حضرت
صدر المکریں دارالعلوم سفر بر تھے، طلباء، ہجوم کے ذریعہ تعلیمات پر چاہے پا کا
کچھیان قبضہ میں کر لیں اس کے بعد اعلان کرو کیا کہ کوئی کو پڑھنے پڑھنے کی اجازت
نہیں دی جائے گی، تھے مولانا عینی اللہ علیہ السلام حضرت مولانا عینی اللہ علیہ السلام
تشریف لائے تو انھوں نے اپنام غیرہ کیسی کیا لیکن ناکام رہے، صحیح
مہتمم صاحب و اپنی تشریف لائے تو انھوں نے چنان اسلام کے ذریعہ کسی کیا
طور پر مطالبات معلوم کرنا چاہے، طلباء کے ذریعہ کو جعل کیا کہ جانتے بھائیں بھائیں
دیا اور تحریریک کر کر رہے کہ پہنچیں صاحب سے بھار کوئی مطالعہ نہیں ہے، ان
دن کے اندر مجلس شوری دارالعلوم ہونا چاہیے۔ چاہیے، جو لوگوں کو شوری کاں کرنے
طلب کریا گیا، مگر طالبہ کا بیجان اور تو چھوڑ کر کار و رانی کا مسئلہ جاری رہا اپنے
ہی شب میں احتمال دارالعلوم اور سجدہ کے درازے میں کرنے لگے، اساتذہ

طالبہ کا دخلہ روک دیا گی، ملک جو احمد بخاری طبلہ کو کمر دیں میں بن کر کے ایذا میں
چوہنچی گئیں، مجلس شوری نے حالات کا جائزہ لیکر بھجو ۱۹۲۹ء جو لوگوں
طریقہ سے دارالعلوم مدد کر دینے کا ضیغدی کیا، چاہیے ۱۹۲۹ء جو لامی کو دارالعلوم پریس
گیا، پونک اس اعلان سے مزید بیجان کا اندیشہ مخاک اور مقامی حکام میں را

● دارالعلوم کو اداگی کے رہنمائی کر رہے کہ مجموع اپنی میں مدد کر کے ایذا میں
جس تائی کی زندگی آپ پر ہو گی، اس کے بھجو ۱۹۲۹ء میں مدد کر کے ایضا میں
مدد کر دی جائے، اسی کے بھاؤ اور دکھنے کا ساقہ اعلان نہ ہوتا ہے۔

● مولانا عینی تھے ۱۹۲۹ء کا تھام اسکے مذہبیں پریس کے اعلان کے
حقیقی تفہیں اور حزیم ایجاد میں اسی کے مذہبیں مدد کر دی جائے۔

● دارالعلوم اسی تھام کے اعلان سے زیادہ تھا وہ فرمایہ کردہ الشہید صاحب (۱۰)

صاحب (۱۱) مولانا فضل الشہزادہ (۱۲) مفہیع عینی (۱۳) صاحب عطا
با کی